Regd No P 67
رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

جلد ۱۱ | یکم تبلیغ ۱۳۴۱ ہش | ۲۴ شعبان ۱۳۸۱ھ | یکم فروری ۱۹۶۲ء | نمبر ۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ رجنوری (بوقت ۹ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی اطلاع مظہر ہے کہ کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

قادیان ۲۰ رجنوری محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

— کچھ عرصہ سے قادیان اور اس کے مضافاتی علاقہ میں سخت سردی پڑ رہی ہے چند روز سے صبح کے وقت دیر تک سخت دھند چھائی رہتی ہے۔

جرمنی میں تبلیغ اشاعت اسلام کے ایمان افروز حالات

مشہور مستشرقین کی مسجد میں آمد کامیاب تقاریر ٹیلی ویژن پر اسلام کا ذکر

اخبارات میں مضامین کی بکثرت اشاعت

از مکرم یحییٰ فضل صاحب شاہد مبلغ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

مسجد میں وفود کی آمد

مورخہ ۲۳ ستمبر کو Sudwestmark کے ایک بین الاقوامی ادارہ کے ۲۵ ارکان مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ ان میں بعض مسلم ممالک کے طلبا بھی تھے۔ نماز ظہر باجماعت ادا کی گئی۔ اس طرح غیر مسلم ارکان وفد کو ہمارے طریق عبادت سے واقفیت ہو گئی بعد ازاں محترم چوہدری صاحب نے اسلام کی خصوصیات کے موضوع پر تقریر کی۔ اور خاص طور سے اس کی بین الاقوامی حیثیت کی حامل تعلیم پر زور دیا۔ آپ نے وضاحت سے بیان کیا کہ اسلام ساری دنیا کو اخوت کی ایک لڑی میں پرونے کا عزم لے کر نکلا ہے اور صرف اسی صورت میں دائمی و پائیدار امن قائم ہو سکتا ہے۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ جس کے دوران چوہدری صاحب اور خاکسار نے حاضرین کے مختلف استفسارات کے جواب دیئے اور اسلام کے کئی ایک پہلوؤں کی وضاحت کی۔ چائے کے بعد خاکسار نے سلائیڈز کے ذریعہ سلسلہ کا مکمل تعارف کروایا۔

دوسرا گروپ ۲۷ مصری احباب پر مشتمل تھا جو ۱۲ ستمبر کو مسجد دیکھنے آیا۔ انہوں نے مسجد و مشن ہاؤس دیکھ کر بے حد مسرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے ہماری Visitors book میں لکھا کہ تمام مسلمان جماعت احمدیہ کے ممنون ہیں کہ اس نے خدا تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور اسلام کی اشاعت کے لئے یورپ بھر میں مساجد تعمیر کر دی ہیں۔ انہوں نے تبلیغی کام اور اس کی آئندہ وسعت کے بارہ میں مختلف استفسارات کئے۔ انہیں عربی و جرمنی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

ہماری گذشتہ رپورٹ میں ایک اہم وفد کی آمد کا ذکر شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ یہ گروپ مشہور مستشرق پروفیسر ڈاکٹر شپولر (Dr. Spuler) صدر شعبہ اسلامکس اسٹڈیز ہیمبرگ یونیورسٹی کے طلبا پر مشتمل تھا۔ اس کے بیس ارکان میں خود ڈاکٹر شپولر اور دیگر مستشرق شامل تھے۔ یہ لوگ نماز جمعہ کے وقت پر آئے تا نماز جمعہ کے طریق کو خود دیکھیں۔ محترم چوہدری صاحب نے اسلام کی تعلیمات کے خاص خاص پہلوؤں کو پیش کیا۔ اور ان کی اہمیت واضح کی۔ بعد ازاں چائے سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ اور برادرم ناصر نکوسکی صاحب نے اپنے سفر پاکستان و ہندوستان اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان اور ربوہ کے بارہ میں تقریر کی اور سلائیڈز دکھائیں۔ حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا

یورپین مشنز کانفرنس

مورخہ ۱۵ تا ۱۷ ستمبر ۱۹۶۱ء کو کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں سالانہ یورپین کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۱۳ ستمبر کو چوہدری عبد اللطیف صاحب نے جرمن پریس ایجنسی کو ایک انٹرویو دیا۔ جس میں کانفرنس کی غرض و غایت اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے دورہ امریکہ و یورپ کی اہمیت واضح کی۔ یہ انٹرویو جرمنی کے اخبارات میں شائع ہوا۔ ہیمبرگ چونکہ کوپن ہیگن کے راستہ میں واقع ہے۔ اس لئے ہماری دعوت پر تمام مبلغین نے ازراہ کرم یہاں رکنے کا پروگرام بنایا۔ اور ہیمبرگ میں مقیم احمدیوں کو ملاقات سے نوازا جزاھم اللہ احسن الجزاء

مورخہ ۱۴ ستمبر کو جرمن مشن کی طرف سے محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب کانفرنس میں شمولیت کے لئے چوہدری رحمت خان صاحب امام مسجد لنڈن اور محترم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہیگ کی معیت میں کوپن ہیگن کے لئے روانہ ہوئے۔ مورخہ ۱۶ ستمبر کو Helsingør میں آپ نے "اسلام اور امن عالم" کے موضوع پر تقریر کی۔ کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی جرمن پریس میں بھی کانفرنس کے متعلق خبریں شائع ہوئیں۔ واپسی پر بھی مبلغین کرام نے ہمیں شرف مہمان نوازی بخشا۔ جس کے لئے ہم دل سے شکر گزار ہیں ان کا یہ قیام ہیمبرگ مشن کے لئے اور روحانی طور پر یہاں کے تمام احمدیوں اور خصوصاً مبلغین کے لئے بے حد ایمان افروز اور سرمایہ فخر ہے

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی آمد

مکرم محترم میاں صاحب اپنے دورہ یورپ میں مورخہ ۳ اکتوبر کو ہیمبرگ تشریف (باقی صفحہ پر)

قادیان میں جشن جمہوریت

قادیان ۲۶ رجنوری آج کالج ہال میں جمہوریت کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ جناب پنڈت موہن لال وزیر صنعت نے بارہ بجے کے قریب قومی جھنڈے کو لہرایا۔ اور پولیس اور مقامی این سی سی کی سلامی لی۔ بعدہ چند نظمیں اور گیت چھوٹے بچوں نے پڑھے جن میں عزیز سعادت احمد ابن محترم مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت بھی شامل تھا۔ جناب وزیر صاحب نے عزیز سعادت احمد کو مبلغ پانچ روپے انعام دیئے اور ایک دوسرے دوست نے بھی مبلغ دو روپے انعام دیا۔ سیمی سنگیت پارٹی اور ہری جن سنگیت پارٹی نے قوالی کی طرز پر گیت گائے۔ مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب نے جماعت کی طرف سے پانچ منٹ تقریر کی۔ جس میں آزادی کی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ ان کے بعد جناب پنڈت موہن لال صاحب نے بھی مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں حکومت کی کارگزاریوں اور کانگرس پارٹی کی پالیسی کے متعلق روشنی ڈالی۔

چونکہ موسم بہت خراب تھا اور بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے پبلک زیادہ تعداد میں شریک نہ ہو سکی۔ تاہم سلسلہ کی طرف سے جناب مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ۔ جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اور جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ نیز ۲۵ کے قریب دوسرے احمدی احباب اس تقریب میں شامل ہوئے۔ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب نے میونسپل کمیٹی کے کمپاؤنڈ میں قومی جھنڈا لہرایا۔ اور جھنڈے کو سلامی دی۔ (نامہ نگار)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بورڈ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ یکم فروری ۱۹۶۲ء

اسلام کا تقاضا اور مسلمان

گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں اخبار الجمعیۃ دہلی مجریہ ۲۲/۱ کے بعض شذرات منقولات کے تحت شائع کر کے ان پر اپنی طرف سے اظہار خیال کا وعدہ کیا تھا مذکورہ شذرات میں معاصر نے بڑی قابلیت سے ایک طرف روسی ملحدین کی اسلام کے خلاف منظم یورش کا خلاصہ پیش کیا تھا اور ساتھ ہی مسلمانوں کی اسلام سے حد درجہ سرد مہری کی حقیقی تصویر بڑی خوبی سے بیان کی۔ مثلاً:۔

سے منظم رنگ میں الحادی قوتوں کو سر اُٹھانے کی جرأت کیوں پیدا ہوئی معاصر نے اُن کی واضح طور پر نشاندہی کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اس دور کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کی عالمی دعوت کو فراموش کر دیا ہے۔ روسی ملحدین کو اسلام کے خلاف محاذ قائم کرنے کی جرأت اس لئے ہوئی کہ اشاعت اسلام کو فریضہ ترک کر دیا گیا"

سے اسی طرح معاصر نے مسلم ممالک کو بیٹھے ہی غیرت دلانے والے الفاظ میں مخاطب کر کے کہا:۔

"قاہرہ ریڈیو جو اپنے حریف عرب ممالک کے خلاف آگ برسانے میں مشہور ہے وہ اگر چاہے تو اس کا رُخ روس کی طرف پھیر کر اقدام کا نہیں دفاع کا فریضہ تو انجام دے سکتا ہے۔ جامعہ ازہر کے وہ مشنری کہاں ہیں جو افریقہ کے تاریک گوشوں میں اسلام کی روشنی پہنچانے کے لئے بےتاب ہیں مگر ریڈیو بھی روسی ملحدین کے بارے میں خاموش ہے۔ شاہ سعود کی اسلام پسندی یہاں آکر سیاسی مصلحتوں کی نذر ہو جاتی ہے روس کی راہ میں کوئی سیاسی مصلحت حائل نہیں ہوتی۔ بجز مسلمانوں کی سیاست یہاں آکر اپنی غیرت کھو دیتی ہے"

غور کیجئے کیا یہ وہی اہم بات نہیں جس کی طرف آج سے پون صدی پیشتر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تمام مسلمانوں کو بڑی ہی دردمندی کے ساتھ توجہ دلاتے رہے ہیں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ اُس وقت کے "علماء" ہی آپ کی شدید مخالفت میں پیش پیش تھے۔ لیکن زیادہ وقت نہیں گذرا کہ زمانہ انہیں اسی راہ پر لے آیا!!

کاش وہ اس قیمتی وقت کو ضائع نہ کرتے اور اُس طاقت کو جو باہمی مناقشات میں برباد کی کسی مفید کام میں لگاتے!! اگرچہ تبلیغ کی اہمیت و ضرورت کو اب محسوس کیا جانے لگا ہے مگر امید نہیں کہ اُس غیر معمولی جذبہ اور خاص لگن کے ساتھ عامتہ المسلمین اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ عملی میدان میں نکل کر کچھ کر کے دکھانے اور زبانی جمع خرچ کرنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کجا گفتار کا غازی اور کجا کردار کا غازی!! لشتان ما بین الغنی والجما ؟

معاصر کو مسلم ممالک سے شکوہ ہے کہ اُن کی طرف سے روسی ملحدین کی ایسی منظم خلافِ اسلام کوششوں کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا۔ ہمیں یقین نہیں کہ مسلم ممالک کی طرف سے معاصر کو کچھ بھی امید افزا جواب ملے البتہ معاصر کے پُرجوش الفاظ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ افریقہ میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جامعہ ازہر کے مبلغین کے متعلق جو ہندی و پاکستانی مسلمانوں کا ایک طبقہ بڑی امیدیں لگائے بیٹھا تھا اُس کی حقیقت اور اصلیت کیا ہے؟

جہاں تک اصل سوال کا تعلق ہے ہمیں حضرات علماء کرام کی اس ذہنیت پر ہمیشہ ہی تعجب آیا ہے کہ وہ جب بھی اسلام کے موجودہ تنزل سے نکلنے پر غور کرتے ہیں تو اُن کی نظریں ہمیشہ حکومتوں کی طرف ہی اُٹھتی ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اُن کے نزدیک اسلام کی اس تنزل کی حالت کو اگر بدل سکتی ہیں تو بس حکومتیں ہی۔ حالانکہ اگر وہ صرف اس بات پر غور کریں کہ وہ کونسی حکومت تھی جس کے سہارے اسلام اپنی نشاۃ اولیٰ میں حد درجہ مخالف حالات کے باوجود دیکھتے ہی دیکھتے ایک دنیا پر چھا گیا تو اُن کی غلطی اُن پر واضح ہو جائے۔

ہمارے نزدیک علماء کا حکومتوں کی طرف دیکھنا خواہ حکومتیں نام کے اعتبار سے اسلامی ہی کیوں نہ کہلاتی ہوں جہاں علماء کا خروج و زوال امت کی حقیقت سے بے خبر ہونا ظاہر کرتا ہے وہاں اس بات کا بھی زبردست ثبوت ہے کہ عمل میدان میں خود بھی اسلام کے لئے کچھ قابل ذکر خدمت بجا لانے کے لئے تیار نہیں اور محض اسلاف کے کارنامے بیان کر دینا اُن کا سرمایہ ہے جس کی عملی دنیا میں "پدرم سلطان بود" سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں۔

مقام غور ہے کہ ایک طرف اسلام کے خلاف جارحیت کا یہ عالم ہے اور دوسری طرف حضرات علماء کرام اور مسلم ممالک کی یہ سرد مہری!! — بایں ہمہ غنیمت ہے۔ کہ حضرات علماء کی نظر اسلام کی اس اہم ضرورت کی طرف پھری لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس کی طرف کما حقہٗ توجہ دیں گے؟ باوصف اس حالت کے جو ہم نے اوپر بیان کی۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ حضرات علماء کرام ایسا کریں مگر یہ کام کچھ تو چنداں آسان نہیں۔ کیونکہ پہلی مشکل تو یہی ہے کہ یہ لوگ کس اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ کیا وہ اسلام جو اُن کے اپنے خیالات و تصورات کا مجموعہ ہے جس پر خود اسلامی فرقوں کا اپنا اتفاق نہیں پھر ساری دنیا کو کس کی دعوت دیں گے۔ پس مناسب تو یہ ہے کہ غیروں کو اسلام کی دعوت دینے سے قبل اپنے گھر میں تصفیہ کر لیں کہ کس کے نظریات اسلام کی صحیح ترجمانی کرتے ہیں اور کس کے نہیں؟

جہاں تک صحیح اسلام کا تعلق ہے ہمارے نزدیک اُس کے متعلق تو کسی طرح کا کوئی اشتباہ نہیں جو کچھ مشتبہ ہے۔ وہ علماء کرام کی تشریحات ہیں جو اکاس بیل کی طرح اسلام کی تعلیمات کے شجرہ طیبہ پر چڑھا دی گئی ہیں۔ اگر ہمت کر کے تھوڑی دیر کے لئے انہیں الگ کر دیا جائے تو اس کے نیچے سے نہایت خوشنما صورت میں اسلام کا منور چہرہ ساری دنیا کے سامنے آجائے!!

اسلام ایک زندہ مذہب ہے جس کی زندگی کا ثبوت وہ زندہ وجود ہیں جو وقتاً بعد وقتٍ ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں کو کلام مجید میں شجرہ طیبہ کے پاکیزہ پھل یا زبان نبوی میں مجددین امت کے نام نامی سے یاد کیا گیا ہے اور ان ہی راہبران امت میں سرخیل حضرت امام مہدی اور مسیح موعود کا نام ہے جن کے آخری اور پُرآشوب زمانہ میں پیدا ہونے کی بے شمار خبریں دی گئی ہیں کہ وہی امت کے باہمی اختلافات کو دور کرنے کے لئے حکم و عدل بن کر آئیں گے اور اُن کے ذریعہ ہی دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور ممکن نہیں کہ یہ پیشگوئیاں غلط جائیں کیونکہ ان کا ایک حصہ جو زمانہ کے حد درجہ بگاڑ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ پورا ہو گیا تو ضرور ہے کہ دوسرا حصہ جو اصلاح امت سے متعلق ہے پورا ہوا! ہمارا دعوےٰ ہے کہ زمانہ کے بگاڑ کے ساتھ ہی حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی اصلاح احوال کے لئے پیدا ہو گئے اور قادیان کی مبارک بستی سے آپ نے اس کا اعلان کیا اور ایسے وقت میں آپ نے اسلام کی تبلیغ کا نعرہ بلند کیا جبکہ حضرات علماء اس کی ضرورت سے بے خبر تھے۔ ایک لمبے عملی تجربہ کے بعد جس طرح اس ضرورت کو علماء کرام نے اب محسوس کیا ہے۔ وہ وقت آتا ہے کہ یہی علماء آپؑ کے دعوےٰ کی صدا قت پر بھی غور کرنے پر مجبور ہوں گے:

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اسلام کا عالمگیر روحانی غلبہ دل سے چاہتا ہے اُسے لازماً اپنی کوششوں کو انہیں خطوط پر چلانا پڑے گا جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دنیا کے سامنے پیش کیں۔ کیا بلحاظ الحاد و دہریت کے قلع قمع کے اور کیا بلحاظ دجالی مذاہب کا کامیاب مقابلہ کرنے کے ان لائنوں سے ہٹ کر نہ تو اسلام کو بیرونی حملوں سے بچایا جانا ممکن ہے اور نہ ہی اسلام کا روحانی غلبہ عوام الناس کے دلوں میں قائم ہو سکتا ہے۔

عصر حاضر کے علماء خواہ نہیں جانتے کہ اس پُرآشوب زمانہ میں جبکہ الحاد و بیدینی کی بے شمار سحر کاریاں ایک دنیا کو اس کے مالک حقیقی کے آستانہ سے دور لے جانے کے لئے بڑی چالاکی سے عمل میں لائی جا رہی ہیں ایسے موقعہ پر الحادی ساحروں کے سحر کا مقابلہ معجزہ کے ظہور کے ساتھ کیا جائے جس طرح موسیٰ مرد خدا کو ساحروں کے مقابلہ پر معجزہ دیا گیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ یہیں جگہ بھی ایسے تازہ بتازہ معجزات کے ساتھ اپنی ہستی کا ایسا زبردست ثبوت دے جس سے ایسا تازہ اور زندہ ایمان حاصل ہو جو دنیا میں انقلاب عظیم لانے کا موجب ہو کیونکہ پہلے بھی اسی طرح کے ایمان سے دنیا نے انقلاب دیکھا اور اب بھی ایسا ہی ہوگا۔

پس سچی بات تو یہ ہے کہ آج اسلام کو ایسے ہی نمائندگان کی ضرورت ہے۔ جو اس کی لاش کو اُٹھائے پھرنے کی بجائے اُس کی تاثیری قوتوں کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اُس کی زندگی کا ثبوت پیش کریں اور ایسا ثبوت روئے زمین پر اگر کسی کے پاس ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے جس کے نمائندگان اکناف عالم میں اس کی منادی کر رہے ہیں وہ اس زندہ خدا کی طرف دعوت دے رہے ہیں جس سے موجودہ دنیا قطعی طور پر بے خبر پڑی ہے مگر برحق امام الزمان نے بڑی تحدی سے فرمایا ہے

آں خدائیکہ از و خلق و جہاں بیخبر اند
برمن جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

وہ خدا جس سے مخلوق اور لوگ بے خبر ہیں اُس نے مجھ پر تجلی کی ہے اگر تو اہل ہے تو بہتر ہے تو مجھے قبول کر

پس ایسے انسان سے وابستگی کے باعث فی زمانہ مسلم دنیا اسلام کے عالمگیر روحانی غلبہ کے سامان حاصل کر سکتی ہے۔ ورنہ یاد رکھیئے۔ یہ خیال ایک وہم ہے جس میں وہ مبتلا رہیں اور محض ایک خواب ہے جس کی کوئی تعبیر نہیں!!

خطبہ جمعہ

اپنے فرائض کو صحیح طور پر سرانجام دینے کیلئے یہ پختہ عزم ضروری ہے

کہ

جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے اُسے ہم نے جلد سے جلد اور اچھے سے اچھے طریق پر سرانجام دینا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ جون ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو بارہا اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر کبھی سرانجام نہیں دے سکتے جب تک وہ یہ پختہ عزم نہ کر لیں کہ

جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے

اسے ہم نے جلد سے جلد اور اچھے سے اچھے طریق پر سرانجام دینا ہے۔ یہ کہنا کہ اگر ہم چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں اس سے کوئی تغیر پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ تغیر "اگر چاہیں" سے نہیں بلکہ چاہنے اور پھر عمل کرنے سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک امیر آدمی تھا اُس کا ایک بڑا لنگر تھا جس سے محتاج لوگ کثیر تعداد میں روزانہ کھانا کھاتے تھے۔ لیکن

بڑی خرابی یہ تھی

کہ بدنظمی بہت زیادہ تھی خود اُس میں نگرانی کی رغبت نہیں تھی اور ملازم خائن اور بددیانت تھے کچھ تو سودا لانیوالے بہت مہنگا سودا لاتے تھے اور رقم مقدار سے زیادہ لاتے تھے اور کچھ استعمال کرنے والے اپنے گھروں کو لے جاتے تھے اور پھر کھانا تیار کرنیوالے کچھ خود کھا جاتے تھے کچھ اپنے رشتہ داروں کو کھلا دیتے تھے اور کچھ اِدھر اُدھر ضائع کر دیتے تھے۔ اسی طرح سٹور روم کھلے رہتے تھے اور ساری رات کتے اور گیدڑ وغیرہ سامان خوراک کھاتے اور ضائع کرتے رہتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بہت مقروض ہو گیا اور بیس سال کی بدنظمی کے بعد اُسے بتایا گیا کہ تم مقروض ہو چکے ہو۔ اُس کی طبیعت میں سخاوت تھی اس لئے لنگر کا بند کرنا اس نے گوارا نہ کیا۔ لیکن اُدھر قرض کے اتارنے کی بھی فکر تھی اُس نے اپنے دوستوں کو بلایا۔ اپنا نقص تو کوئی بتاتا نہیں اُن سب نے کہا کہ سٹور روم کا کوئی دروازہ نہیں ساری رات گیدڑ اور کتے وغیرہ سامانِ خوراک خراب کرتے رہتے ہیں اس لئے بہت سا سامان ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر سٹور روم کو دروازہ لگا دیا جائے تو بہت حد تک بچت ہو سکتی ہے۔

اُس نے حکم دیا

کہ دروازہ لگا دیا جائے چنانچہ وہ لگا دیا گیا۔ یہ کہانیوں میں سے ایک کہانی ہے اور کہانیوں میں کتے اور گیدڑ بھی بولا کرتے ہیں۔ رات کو گیدڑوں اور کتوں نے سٹور روم کو دروازہ لگا ہوا دیکھا تو انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ اچانک کوئی بڈھا خرانٹ گیدڑ یا کتا آیا اور اُس نے اُن سے دریافت کیا کہ تم شور کیوں مچاتے ہو۔ اُس کی جنس کے افراد نے کہا سٹور روم کو دروازہ لگ گیا ہے ہم کھائیں گے کہاں سے۔ ہمارے تو علاقہ کے سارے کتے اور گیدڑ یہیں کھاتے تھے۔ اُس نے کہا تم یونہی رونے اور شور مچانے میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہو جس شخص نے بیس سال تک اپنا گھر لٹتے دیکھا اور اُس کا کوئی انتظام نہ کیا اُس کے سٹور روم کا بھلا دروازہ کس نے بند کرنا ہے اس لئے گھبراؤ نہیں۔

اس کہانی میں یہی بتایا گیا ہے

کہ "اگر چاہیں" اور "چاہیں" میں بہت فرق ہے۔ کتوں اور گیدڑوں نے شور مچایا کہ اگر اُس نے چاہا اور دروازہ بند کر دیا تو ہم کھائیں گے کہاں سے اور خرانٹ کتے یا گیدڑ نے کہا اُس نے چاہنا ہی نہیں پھر شور کیسا۔

پس اگر ہماری جماعت کے افراد نے چاہنا ہی نہیں تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر وہ چاہیں تو بڑے سے بڑا مشکل کام بھی دنوں میں کر سکتے ہیں۔ ہماری بچپن کی کہانیوں میں الہ دین کے چراغ کی کہانی بہت مشہور تھی۔ الہ دین ایک غریب آدمی تھا اُسے ایک چراغ مل گیا۔ وہ جب چراغ کو رگڑتا تھا تو ایک جن ظاہر ہوتا تھا جس کو وہ جو کچھ کہتا وہ فوراً تیار کر کے سامنے رکھ دیتا۔ مثلاً اگر وہ اسے کوئی محل بنانے کو کہہ دیتا۔ تو وہ آناً فاناً محل تیار کر دیتا۔ بچپن میں تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ الہ دین کا چراغ ایک سچا واقعہ ہے لیکن جب بڑے ہوئے تو ہم نے سمجھا کہ یہ محض واہمہ اور خیال ہے۔ لیکن اس کے بعد جب ہم جوانی سے بڑھاپے کی طرف آئے تو معلوم ہوا کہ یہ بات ٹھیک ہے۔

الہ دین کا چراغ

ضرور ہوتا ہے لیکن وہ تیل کا چراغ نہیں ہوتا۔ بلکہ عزم اور ارادہ کا چراغ ہوتا ہے جس کو خدا تعالےٰ وہ چراغ بخش دے وہ اس کو حرکت دیتا ہے اور بوجہ اس کے کہ عزم اور ارادہ خدا تعالےٰ کی صفات میں سے ہیں جس طرح خدا تعالےٰ "کُن" کہتا ہے اور کام ہونے لگ جاتا ہے اسی طرح جب اس کی اتباع میں اس کے مقرر کردہ اصول کے ماتحت۔ اُس کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس سے دعائیں کرتے ہوئے اور اس سے مدد مانگتے ہوئے کوئی انسان "کُن" کہتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے۔ غرض بچپن میں ہم الہ دین کے چراغ کے قائل تھے لیکن جوانی میں ہمارا یہ خیال متزلزل ہو گیا۔ مگر بڑھاپے میں ایک لمبے تجربہ کے بعد معلوم ہوا کہ الہ دین کے چراغ والی کہانی سچی ہے لیکن یہ ایک تمثیلی حکایت ہے۔ اور یہ چراغ پیتل کا نہیں بلکہ

عزم اور ارادہ کا چراغ

ہے۔ جب اُسے رگڑا جاتا ہے تو خواہ کتنا بڑا کام کیوں نہ ہو وہ آناً فاناً ہو جاتا ہے۔

(الفضل ۲۲/۱/۶۲)

ربوہ میں احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۶۱ء کے موقعہ پر

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا بصیرت افروز خطاب

جلسہ سالانہ کے ایام میں زیادہ سے زیادہ روحانی برکات حاصل کرنے کی کوشش کرو!

ربوہ مورخہ ۲۸ر دسمبر کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو بصیرت افروز خطاب فرمایا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ سب کو اپنے روحانی باپ کے روحانی و جسمانی دستر خوان پر اس سال بھر کے بعد آنے والے خصوصی مبارک موقعہ پر جمع ہونا مبارک ہو۔ امید ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام جو روحانی دولت تقسیم فرما گئے اور جو برکات خلافت کے طفیل اب تک لٹائی جاتی ہیں اور اسی طرح لٹائی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ سب پورا فائدہ اٹھائیں گی اور اس خزانے سے جھولیاں بھر بھر کر لے جائیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت اسی لئے مقرر فرمایا تھا کہ ایک وقت میں اکٹھے بہت لوگ آئیں اور جہاں تک ہو سکے دینی روحانی باتیں سنیں۔ ایمانوں میں ترقی ہو نیز آپس میں ملیں۔ اور رشتۂ اخوت مضبوط ہو محبت بڑھے تعلقات جماعت کے وسیع ہوں اور نیک ماحول میں قلوب کو صفائی حاصل ہو اور باہم جمع ہو کر دعاؤں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

یہ میلہ تماشہ نہیں، کسی پیر کا عرس نہیں بلکہ آپ اس کو اسی نظر سے دیکھیں جس مقصد کو رکھ کر آپ کو یہ دعوت دی گئی تھی زیادہ سے زیادہ روحانی دولت سمیٹنے کی کوشش کریں کہ یہی ایک چیز ہے جس کے لئے انسان کی حرص بڑھے کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ نیک اور با اخلاق بننے کا عزم کرتے ہوئے دوسرے بہن بھائیوں کے لئے مجسم رحمت بنیں دعاؤں میں مشغول رہیں لغو باتوں سے بچیں۔

ہمارا جسمانی دستر خوان یعنی لنگر بھی آپ کی خدا تعالیٰ کی طرف سے دعوت ہے جو زبان فرشتہ آپ کے روحانی باپ کو اس کے اور اس کے درویشوں کے لئے دیا گیا ہے۔ اس کی بھی قدر کریں اور ان ایام میں خصوصاً درویش صفت بنیں یہ گھر آپ کا ہے اولاد کے لئے باپ کا گھر اپنا ہوتا ہے۔ سال بھر کے بعد بچھڑی ہوئی اولاد باپ کے دستر خوان پر جمع ہوتی ہے تو کس قدر خوش ہوتی ہے خواہ اپنے گھر میں کیسی بھی خوشحال ہوں خصوصاً بیٹیاں باپ کے گھر روکھی سوکھی روٹی بھی ملے تو اس کو نعمت جان کر جس خوشی سے کھاتی ہیں وہ خوشی اپنے گھر میں کبھی محسوس نہیں کر سکتیں تو اس کا بھی خیال رہے کہ آپ ہی مہمان ہیں اور آپ ہی میزبان۔ یہ مبارک روٹی آپ کو حضرت مسیح موعود ہی کھلا رہے ہیں کبھی زیادہ کام اور انشاء اللہ زیادہ مہمانوں میں کارکنوں سے جو آپ کے یہاں رہنے والے بہن بھائی ہیں غلطی ہو یا آپ کو جائز شکایت بھی ہو تو اس کو بھی لاحول و استغفار پڑھ کر دل سے نکال دیں۔ یہاں اگر خراب روٹی بھی کبھی ملے تو آپ کے لئے ہزار اعلیٰ کھانوں سے زیادہ مبارک ہے اور جو اس میں مزہ آپ کو آئے وہ دنیا کی کسی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمت میں بھی نہ پائیں۔ اس لنگر کے ٹکڑے بھی تبرک ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ لنگر کا کھانا بھی اندر گھر میں پکتا تھا اور جلسہ کی روٹی اندر ہمارے صحن میں پکتا تو کئی سال تک تو مجھے بھی یقینی طور پر یاد ہے اس وقت وہ بھی ایک بہت بڑی رونق نظر آتی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو وسیع سے وسیع تر کیا اور کرے گا۔ اب لنگر کے تنور ایک جگہ کے بجائے کئی جگہ بنتے ہیں اور کئی جگہ سے تقسیم ہوتی ہے کام بڑھ گیا ہے مگر آپ ہمیشہ وہی تصور کریں کہ آپ دارِ مسیح موعودؑ کے خاص مہمان ہیں آپ میں سے بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پورے گھر کا نام "دارالامن" آپ کا رکھا ہوا تھا جیسا کہ مختلف کمروں کے نام بیت الذکر اور بیت الفکر وغیرہ آپ نے سنے ہوں گے تو جہاں بھی آپ لوگ اس سلسلہ میں جمع ہوں اپنے کو اسی طرح "دارالامن" میں سمجھیں اور امن و محبت کو شعار بنائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے لنگر بہت محبت سے اپنے مہمانوں کے لئے جاری کیا اور اس کا آپؑ کو بہت خیال رہتا تھا کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں اور اس سے آرام پائیں۔ لنگر کا کام قریباً بہت آخر زمانہ تک آپؑ کے ہاتھ میں ہی تھا۔ مجھے یاد آتے ہیں وہ دن کہ میاں نجم الدین بھیرے والے جو منتظم ہوا کرتے تھے آتے اور بتاتے کہ آٹا ختم ہے یا دوسری چیزیں۔ تو آپؑ جلدی سے جو رقم موجود ہوتی ان کو دیتے اور فرماتے کہ جائیں اور سامان لیں کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ ایک دفعہ کا خوب یاد ہے مجھے کہ آپؑ نے جیب اور اپنے رومالوں کی گرہیں کھول کھول کر روپے پیسے جتنے نکلے میاں نجم الدین کو پکڑا دیئے اور فرمایا کہ بس اس وقت یہی نکلا ہے۔ صرف ۲۲ روپے کچھ آنے اور کچھ پیسے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں پر نوبت پہونچتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اس کا شکر کریں اور دعائیں کریں کہ تمام روحانی برکات کا سلسلہ جاری ہے اور یہ ظاہری لنگر بھی کہ یہ بھی ایک نشان ہے بڑھتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکیوں میں ترقی بخشے اور نیک نمونے بنیں ہم اور ہماری نسلیں تمام عالم کے لئے رحمت ثابت ہوں۔ میں پھر تاکید سے کہتی ہوں کہ ان بابرکت ایام سے فائدہ اٹھائیں اور دعاؤں میں مشغول رہیں سلسلہ کی ترقی کے لئے فتنوں کے دور ہونے اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے اور یہاں بھی اور اپنے گھروں میں جا کر بھی اپنے خلیفہ کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں خصوصیت سے کریں کہ ان کا سایہ سایۂ رحمت بن کر تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رہے اور پھر وہ تندرستی کے ساتھ آپ کے درمیان کھڑے ہو کر معرفت کے موتی لٹائیں۔ خدا تعالیٰ قادر ہے شافی و کافی ہے۔ مومن کا کام ہے کہ دعائیں کرتا رہے۔ اور کبھی مایوس نہ ہو۔ والسلام۔

مبارکہ

(الفضل ۲۰/۱/۶۲)

جرمنی میں اشاعتِ اسلام (بقیہ صفحہ اوّل)

لاسئے۔ اپنے قیام کے دوران آپ نے جماعت کے ممبران سے ملاقات فرمائی۔ اور اپنے سفر کے حالات سنانے کے علاوہ ان سے مقامی مسائل اور تبلیغ کو وسیع کرنے کے ممکن ذرائع کے بارہ میں تبادلہ خیال فرمایا۔ آپ نے بعض ترک مسلمانوں کو بھی شرف ملاقات بخشا نیز پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جس میں تمام اہم اخبارات اور جرمن پریس ایجنسی کے نمائندے اور فوٹوگرافرز شامل تھے۔ نمائندگان پریس نے بڑی تفصیل سے دورہ کے اغراض جماعت کے تبلیغی کام اور متوقع وسعت کے بارہ میں سوالات پوچھے یہ انٹرویو اہم اخبارات میں شائع ہوا۔ خاص طور سے قابل ذکر بعض اخبارات میں شائع ہونے والی بڑے سائز کی ایک تصویر ہے جس میں میاں صاحب کو چوہدری صاحب کے دو چھوٹے بچوں کے ہمراہ مسجد سے نکلتے دکھایا گیا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محترم میاں صاحب کا یہ دورہ تبلیغ کیلئے نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ جہاں میاں صاحب کو یورپ و امریکہ میں کام کی تفصیل کا علم ہوا۔ نیز مشنوں کی کامیابی اور ان کے رستہ میں حائل ہونے والی رکاوٹوں کا صحیح اندازہ ہوا وہاں ہمارے لئے آپ کی ہدایات بیحد مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ نوجوان نومسلم جرمنوں کے دلوں میں آپ کی ملاقات نے ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا کر دیا ہے جو انشاء اللہ کام کی وسعت کا موجب ہوگا

اہم مجالس میں شمولیت اور اسلام کی نمائندگی

نومبر کے اوائل میں کرسچین اکاڈمی کے تحت ایک پادری صاحب ہر ہفتے اسلام کے بارہ میں تقاریر کر رہے تھے جو غلط بیانیوں اور الزام تراشیوں کا ایک نمونہ تھے جن کی اصلاح کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے محترم چوہدری عبداللطیف صاحب نے ان کی تین تقاریر میں شمولیت اختیار کی اور تقریر کے بعد سوالات کے دوران میں ان کے تمام اعتراضات کا جواب اختصار سے دیا۔ اس پر جہاں پادری صاحب کا ردِ عمل یہ تھا کہ میرے کئے پر پانی پھر گیا وہاں حاضرین ان کے الٹ مجود ہر بار فرمائش کرتے رہے کہ آپ تمام تقاریر میں شامل ہوں اور اس کی غلط بیانیوں کو واشگاف کریں تا ہمیں صحیح صورتِ حالات کا علم ہو سکے۔

گذشتہ ماہ اکتوبر سے

VocKshacho chule

جس کا اردو ترجمہ عوامی کالج بلکہ یونیورسٹی بیان کیا جا سکتا ہے۔ جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں ایسے کالجوں کا انتظام موجود ہے ان کی کلاسیں شام کو ہوتی ہیں اور تمام مضامین پر لیکچر ہوتے ہیں۔ ہر موضوع پہ کئی کئی پروفیسر لیکچر دیتے ہیں۔ شمولیت کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں۔ ہر عمر کے مرد اور عورت اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ علاوہ نوجوانوں کے عمر رسیدہ لوگوں کے لئے بھی علم سیکھنے کا رستہ کھلا رہتا ہے) میں ایک کلاس اسلام کے مطالعہ کے لئے جاری ہے خاکسار باقاعدگی سے ان کلاسوں میں شامل ہو رہا ہے۔ اس طرح جہاں اسلام سے دلچسپی رکھنے والے ایک بڑے طبقہ سے واقفیت پیدا ہو کر تبلیغ کا رستہ کھلتا ہے وہاں پروفیسر کے سامنے بھی یہ بات رہتی ہے کہ میری ہر خلاف واقعہ بات کی تردید کرنے کے لئے احمدی مبلغ موجود ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات وہ کسی ایسے موضوع پر کچھ کہنے سے پہلے جس کا اسے تفصیلی علم نہ ہو خاکسار سے دریافت کر لیتا ہے اور اگر کوئی بات پھر بھی رہ جائے تو اس کی تشریح کلاس کے سامنے خاکسار کر دیتا ہے۔ خاکسار کی دعوت پر اس کلاس میں شامل ہونے والوں کی ایک بڑی تعداد ہمارے اجلاسوں میں شامل ہوئی

اس دوران دو عیسائی فرقوں ([illegible]) کی سالانہ کانفرنسیں [illegible] ہمبرگ میں منعقد ہوئیں جس میں یورپ کے علاوہ امریکہ و افریقہ سے بھی نمائندگان شامل ہوئے۔ دونوں فرقوں کے مراکز امریکہ میں ہیں جہاں سے ان کی مرکزی کمیٹی کے ارکان شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ خاکسار دونوں جلسوں میں شامل ہوا۔ اور ان کے پادریوں سے مل کر مکمل تفصیلات حاصل کیں۔ خاص طور پر مؤخر الذکر تحریک کے مشنریز سے اسلام و عیسائیت کے بارہ میں بحث ہوئی۔ ان کا علم اسلام کے بارہ میں نہایت محدود تھا بلکہ ایک عام یورپین سے کسی طرح زیادہ نہ تھا۔

مورخہ ۷ نومبر کو ہمبرگ یونیورسٹی کے زیر اہتمام ہیمبرگ یونیورسٹی کے شعبہ اسلامک سٹڈیز کے صدر نے اسلام کے بارہ میں تقریر کی جس میں صدر اسلام کی ثقافتی و مذہبی حالت پر تاریخی نقطۂ نگاہ سے بحث کی۔ خاکسار بھی اس موقعہ پر حاضر تھا۔ چنانچہ تقریر کے بعد صاحب مقرر اور بعض دیگر مستشرقین سے ملا اور کئی باتوں کی وضاحت کی۔

اس عرصہ میں ایک مستشرق ڈاکٹر [illegible] سے دو بار تفصیلی ملاقات ہوئی جس میں عیسائیت اور اسلام کے بارہ میں بحث ہوئی

ٹیلی ویژن پر اسلام کا ذکر

مورخہ ۲۸ راکتوبر کو جرمن ٹیلی ویژن پر اسلام کے بارہ میں ایک تفصیلی رپورٹ نشر ہوئی۔ یہ رپورٹ ایک ایسے سلسلہ کی کڑی ہے۔ جو "مذہب کی گرفت انسانوں پر" کے عنوان کے تحت جاری ہے۔ اس سلسلہ میں قابل ذکر امر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لٹریچر کا اثر دن بدن نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ بوسیدہ خیالات جو اسلام کے بارہ میں یورپ میں صدیوں سے رائج تھے آہستہ آہستہ مٹتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اس کا مظاہرہ اس پروگرام میں دیکھنے میں آیا۔ جب کہ اناؤنسر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "نبیوں کی مہر" قرار دیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے بچ نکلنے اور ایک لمبی زندگی پا کر وفات پانے کا ذکر کیا۔ ٹیلی ویژن کے رسالوں نے پروگرام کا تعارف کروانے کے لئے ہماری مسجد کی مختلف تصاویر شائع کیں۔ نماز عید۔ چھت پر سے آذان کا نظارہ۔ خطبہ عید الاضحیہ اور دیگر کئی ایک اہم تصاویر ان میں شامل تھیں۔ اس کے ساتھ ہمارے مشن کا مکمل تعارف شائع کیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے جرمنی میں خدا تعالیٰ کا پیغام خود جرمنوں کے ہاتھوں پہنچ گیا۔

رادھا کرشنن سے ملاقات

مغربی جرمنی کے پبلشرز کی طرف سے سنہ ۱۹۶۱ء کا ادب کا انعام ہندوستان کے نائب صدر رادھا کرشنن کو دیا گیا۔ یہ انعام فرانکفورٹ میں منعقدہ نمائش کتب کے موقع پر صدر حکومت مغربی جرمنی نے خود پیش کیا۔ اس تقریب میں برادرم مسعود احمد صاحب (جو فرانکفورٹ میں متعین ہیں) شامل ہوئے اور جناب رادھا کرشنن صاحب سے ملاقات بھی کی۔ برادرم مسعود احمد صاحب نے صاحب موصوف کو جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور خصوصاً جرمنی میں کام کی تفصیلات سے آگاہ کیا صاحب موصوف نے اس بارہ میں مختلف سوالات پوچھے اور خاص دلچسپی کا مظاہرہ کیا

بیعت

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دوران نیورن کے ایک افسر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ! خدا تعالیٰ آپ کی بیعت جرمن قوم کو اسلام کے قریب لانے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

اشاعتِ لٹریچر

حسب معمول تبلیغی خط و کتابت جاری رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خطوط کا سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ لٹریچر ڈاک کے ذریعہ بھی بھجوایا جاتا رہا۔ ریویو آف ریلیجنز تمام یونیورسٹیوں میں جاتا رہا رسالہ "اسلام" بھی باقاعدگی سے خریداران کو بھجوایا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جرمن ترجمۃ القرآن بے حد مقبول ہو رہا ہے۔

تعلیم و تربیت

نومسلم جرمنوں کی تعلیم و تربیت کا کام۔ فرانکفورٹ میں برادرم مسعود احمد صاحب اور ہمبرگ میں خاکسار سرانجام دیتے رہے۔ احمدی نوجوان باقاعدہ طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کے رکن ہیں۔ وہ اپنی رپورٹیں بھجواتے رہے ہمبرگ سے باہر رہنے والے خدام کو بذریعہ خط دینی مسائل وغیرہ بتائے جاتے رہے خاکسار نے ترک مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس دوران خاص طور سے کوشش کی جس کے نتیجہ میں بعض ترک قرآن کریم و ابتدائی مسائل سیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ بہت مخلص مسلمان ہیں مگر بدقسمتی سے دین کا علم انہیں بالکل نہیں جس کی وجہ سے صرف نماز اور معمولی مسائل تک ان کی محدود معلومات ہیں۔

خطبات جمعہ

نماز جمعہ دونوں مساجد میں باقاعدگی سے ہوتی رہی۔ احمدی احباب کے علاوہ دیگر دوست بھی نماز میں شامل ہوتے رہے۔ خطبات جمعہ محترم چوہدری صاحب اور خاکسار باری باری دیتے رہے۔

احمدیت کے بارہ میں کتاب

ہمارے ایک نومسلم جرمن دوست مسٹر عبداللہ جنبلٹ جرمن زبان میں یورپ میں احمدیت کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔ اس کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں ان کی مدد کی گئی۔ یہ کتاب (جو ایک پرائیویٹ پبلشر شائع کرے گا) انشاء اللہ تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ ہمارے یہی دوست اس سے قبل حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں ایک کتاب لکھ چکے ہیں جو جرمن مشنری نے شائع کی ہے۔ یہ کتاب نہایت عمدہ اور ریسرچ پر مشتمل ہے اور بہت مقبول ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے قلم میں تاثیر پیدا فرمائے اور یہ کتاب بھی جرمن قوم کو اسلام کے قریب لانے کا ذریعہ ہو۔

ہماری مساعی کی یہ مختصر رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ ہم کمزور ہیں اور ہماری مساعی حقیر مگر خدا تعالیٰ چاہے تو ان میں اتنی برکت پیدا ہو سکتی ہے کہ ہمارا کام آسان سے آسان تر ہوتا چلا جائے۔ خاص طور پر محترم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج جرمن مشن کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ باوجود کمزور صحت کے بڑی محنت اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں پیش از پیش خدمت کی توفیق بخشے اور صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر

(از مکرم جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی قادیان)

— (۲) —

اخبار بدر کے گذشتہ پرچے میں خاکسار نے سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارضاہ کے وجود باجود کے متعلق چند باتیں عرض کی تھیں اس کے بعد ہمارے ایک مخلص درویش مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے اظہار کیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کا مقدس وجود اور علو مرتبت اس بات کا متقاضی ہے کہ آپ کے سوانح اور سیرت کے متعلق تفصیلی حالات قلمبند کئے جائیں۔ کیونکہ یہی وہ موقعہ ہے کہ حالات ضبط تحریر میں لا کر محفوظ کئے جا سکتے ہیں ورنہ موجودہ زمانہ کا حافظہ اس قابل نہیں کہ لمبی مدت گذرنے کے بعد واقعات کو مستحضر کیا جائے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی یہ بات واقعی قابل اعتنا ہے اور ان بزرگوں اور احباب سے جو حضرت صاحبزادہ صاحب سے قریبی مراسم رکھتے تھے۔ خاکسار کی یہ درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد حالات لکھ کر سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں شائع فرادیں تاکہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے ذکر خیر سے خود ان کے [illegible] والوں کے لئے اور اس مقدس وجود کے لئے روحانی اندوختہ اور صدقہ جاریہ کا کام دے سکے۔ ذیل میں بعض مزید واقعات سپرد قلم کرتا ہوں

— (۱) —

باوجود اس کے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ ایک نہایت جری اور غیور بزرگ تھے۔ آپ سلسلہ حقہ کے لئے ایثار و قربانی اور انکسار کا مجسمہ اور [illegible] انتقام سے انتہائی نفور تھے سنہ ۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے کہ جب شورہ پشت احراریوں نے سلسلہ اور اس کے مقدس امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف قادیان اور پنجاب کے دوسرے حصوں میں ہنگامہ خیزی برپا اور صوبہ بھر کی فضا کو [illegible] کیا ہوا تھا۔ تو قادیان کے احراریوں نے ایک کمینہ طبع اور رذیل نوجوان کو جس کا نام حنیفا تھا [illegible] [illegible] جب یاد اور [illegible] صاحبزادہ پر جب آپ [illegible] بائیسکل پر سوار ہو کر جا رہے تھے سربازار لاٹھی سے [illegible] یہ واقعہ [illegible] بھی [illegible] کے لئے انتہائی [illegible] جذبات کو مجروح کرنے والا اور اشتعال انگیز تھا۔ اور وجود حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ جیسی [illegible] شخصیت کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ اور اس سے بہت کم درجہ کے واقعات پر معمولی گاؤں میں شور و شر اور قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لیکن حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے اسی کمینہ حملہ کو بہت صبر و تحمل سے برداشت فرمایا۔ اور نہ صرف یہ کہ مقدرت رکھنے کے باوجود مقابل پر ہاتھ نہ اٹھایا۔ بلکہ دوسرے احمدی افراد کو بھی جو آپ کے لئے فدائیت کے جذبات سے سرشار تھے۔ کسی قسم کا بدلہ لینے یا جوابی کارروائی کرنے سے سختی سے روک دیا۔ اور انتہائی نظم و ضبط کا ثبوت دیتے ہوئے اسی وقت مقامی پولیس میں اطلاع دینے پر کفایت کی۔ یہ واقعہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے ضبط و تحمل اور جذبۂ قربانی و ایثار کا ایک عمدہ نمونہ پیش کرتا ہے۔

— (۲) —

قادیان میں سب سے پہلے ایک ہندو ہندوستانی مسٹر چاولہ اپنا ہوائی جہاز لائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور آپ کے اہل بیت کو ہوائی جہاز کی سواری کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان کے بہت سے افراد باری باری ہوائی جہاز پر سوار ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ چونکہ ٹیکنیکل واقفیت اور حفاظتی اعتبار سے خاندان میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ اس لئے آپ پہلے سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی معیت میں ہوائی جہاز پر سوار ہوئے۔ اور چند منٹ کی اڑان کے بعد واپس پہونچے پھر آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معیت میں بھی سوار ہوئے۔ اور اس بار ہوائی جہاز کافی دور نکل گیا۔ اور پہلے سے بہت زیادہ وقت اڑان کرتا رہا۔ مخلص احمدی فدائی احباب جن کے قلوب حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے خاندان سے شدید محبت کے جذبات سے سرشار تھے (اور جن میں سے کئی اس وہم و بدگمانی کی وجہ سے جو شدید محبت کا تقاضا ہے) اتنی دیر حضور اقدس اور حضرت صاحبزادہ صاحب کا ہوائی جہاز پر جو ایک غیر آدمی کا تھا، نظروں سے اوجھل رہنا برداشت نہ کر سکتے تھے اور نہایت اضطراب اور درد و سوز سے اللہ تعالےٰ سے دونوں مقدسین کی بخیریت واپسی کے لئے دعا کرنے لگے۔ اور جب جہاز بخیریت واپس آیا تو احباب نے اپنی قلبی مسرت کا اظہار نعرہ ہائے تکبیر سے کیا۔ چونکہ اس واقعہ کا تعلق بھی حضرت صاحبزادہ صاحب رضہ کے سوانح اور آپ کے ٹیکنیکل تجربہ سے ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

— (۳) —

سنہ ۱۹۳۴ء میں نیشنل لیگ کور کا قیام اور انتظام اور اس کے قواعد و ضوابط آپ کی نگرانی اور ہدایت میں تیار کئے گئے۔ اور ریڈ کے قواعد کا اردو ترجمہ بھی آپ کی طرف سے شائع کروایا گیا۔ جب سنہ ۱۹۳۴ء میں احراریوں نے قادیان پر یورش کی۔ تو مقدس مقامات اور مقدس افراد اہل بیت کے لئے حفاظتی انتظامات آپ کی نگرانی میں ہی کئے گئے۔ اور خدا کے فضل سے یہ پُرخطر اور پُرفتن ایام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی حکمت عملی اور حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کی جدوجہد اور کوشش سے بخیر و عافیت گذر گئے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب رضہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے جوار میں جنت کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے۔ اور آپ کے مقدس وجود سے جو خلا خاندان اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت میں پیدا ہوا ہے اس کو احسن طور پر پُر کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔ اور اسلام اور احمدیت کو ایسے نادر وجود قیامت تک عطا فرماتا رہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم کو اونچا سے اونچا اٹھاتے جائیں اور وہ دن جلد آئیں جب ہمارا کرۂ ارض اللہ تعالےٰ کی توحید و تقدیس سے گونج اٹھے۔

برکات احمد راجیکی

انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے متعلق

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۶۲ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں کے لئے از ۱/۵/۶۲ تا ۳۰/۴/۶۵ تک عہدیداروں کا انتخاب جلد از جلد کروایا جانا مطلوب ہے۔ جس کے لئے ۱۵/۳/۶۲ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس تاریخ تک تمام عہدے داران کے انتخاب ہو کر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد منظوری دی جا سکے

بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں۔ کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدے داران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۳۰/۴/۶۲ تک کے لئے تقرر کی اب منظوری دی جا رہی ہے ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخاب کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس طرح کاغذات کو بلاوجہ دیر ہو جاتی ہے۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے متصل لفظ موصی کا لفظ اور وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے۔ غیر موصی کے متعلق مقامی سیکرٹریان کی طرف سے تصدیقی رپورٹ کے ساتھ شامل ہونی ضروری ہے۔

قواعد انتخاب کی ایک ایک کاپی علیحدہ ارسال کی جا رہی ہے۔ پہلے بھی مطبوعہ قواعد کی کاپی سب جماعتوں کے پاس ہوں گی۔

خاکسار

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ ــــ اور ــــ جماعت اسلامی

ایک حقیقت افروز موازنہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل انچارج مبلغ صوبہ بہار

سنت اللہ اللہ تعالیٰ کی ایک لاتبدیل سنت یہ ہے کہ وہ ہر ظلمت و گمراہی کے دور میں کسی مامور کو مبعوث فرما کر اُسے اپنے الہام و مکالمہ اور تائیدِ خاص سے نوازتا ہے۔ ادھر دنیا کے فرزند ارضی سامانوں سے لیس ہو کر مقابلہ پر اُتر آتے اور مامور زمانہ اور اس کی مقدس جماعت کے استیصال کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ لیکن مخالفین کی ساری طاقتیں بیکار ثابت ہوتی ہیں اور ان کی جمعیتیں ھَبَاءً مَنثُورًا اور ان کی تنظیمیں اور تمام اسکیمیں اوہن بیت العنکبوت ثابت ہوتے ہیں۔ اور الٰہی قافلہ اپنی منزل کی طرف بڑھتا رہتا ہے۔ یہ دیکھ کر بعض

ایک وسوسہ لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید اس گروہ اور جماعت کی کامیابی و جاذبیت اس دعوے پر منحصر ہے جو جماعت کے بانی نے کر رکھا ہے اور بعض لوگ افتراء کے طور پر الہام و نبوت کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن بائیبل اور قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دروازہ پر زبردست پہرہ بٹھا رکھا ہے۔ اور جو لوگ اسی قسم کے جھوٹے دعاوی کرتے ہیں، وہ جلد ہی ناکام و نامراد رہ کر ہلاک و تباہ ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک مشہور آیت لَو تَقَوَّلَ عَلَينَا بَعضَ الاَقَاوِيلِ الخ ہے۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں مولوی ثناء اللہ صاحب سابق امرتسری لکھتے ہیں:۔

"نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔"

(مقدمہ تفسیر ثنائی ص ۱۷)

چنانچہ بائیبل اور تاریخ اسلامی ایسے مدعیان نبوت کے انجام پر شاہد ہے۔

اعلانِ ماموریت موجودہ دور کے موعود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمانی نوشتوں اور حکم الٰہی کے مطابق جب اعلانِ ماموریت فرمایا تو اس وقت سے لے کر تا ایندم مخالفت کے وہ تمام حربے استعمال کئے گئے جو انبیاء علیہم السلام کے مقابل پر ہمیشہ سے استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔ اور اسی ضمن میں بعض لوگوں نے الہام و نبوت کے بلند و بالا دعاوی بھی کئے لیکن وہ سب جلد ہی آیت "تقوّل" کی چمکتی ہوئی تلوار کے نیچے اپنا دم توڑ گئے۔ اور آج ان کو کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور اس طرح ایسے لوگ اپنے عدم سے احمدیت کے وجودِ صداقت پر ایک مشاہداتی مہر لگا کر رخصت ہوئے۔

مستحکم تنظیم بعض لوگ الٰہی جماعتوں کی ترقی اور کامیابی کا منبع ان کی تنظیم محکم قرار دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعتِ مومنین کو قرآن کریم میں "بُنیَانٌ مَّرصُوصٌ" بننے کی ترغیب و تحریص دلائی گئی ہے۔ اور الٰہی جماعتیں باہمی ربط و استحکام میں اپنی نظیر آپ ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب باتیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن کی اصل اللہ تعالیٰ کی وہ پرکشش اور جاذب آواز ہوتی ہے۔ جو بصورت وحی و الہام مامور زمانہ سنتا، اور اس نورِ آسمانی کو گھر بہ گھر اور شہر بہ شہر پہنچانے کیلئے کمر ہمت باندھ لیتا اور ہر دل و دماغ میں اسے اتارنے کی کوشش کرتا ہے! اسی نورِ آسمانی کی روشنی سے بعض خوابیدہ قوتیں بیدار ہوتی ہیں اور بعض مردے زندہ ہو کر ایک زندگی بخش معاشرہ کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور ان کی یہ تنظیم، ایثار و قربانی اور فدائیت نیز ان کے عمل و کردار اور نتائج، حاضر الوقت تمام ارضی و مذہبی تنظیموں پر ایک عظیم فوقیت اور ایک معجزانہ امتیاز رکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغ اور اس کے معجزانہ نتائج کو بعض لوگ محض تنظیم محکم کا ثمرہ قرار دیتے ہیں۔ اور اس روح کا انکار کر دیتے ہیں جس کی قوت کے نتیجہ میں یہ تنظیم عالم وجود میں آئی اس لئے آج ہم قارئین کرام کے سامنے جماعت احمدیہ اور جماعت اسلامی کے مابین ایک موازنہ پیش کرنا چاہتے ہیں جس سے انشاء اللہ العزیز جماعت احمدیہ کی تائید میں دستِ آسمانی ہی کام کرتا ہوا نظر آئے گا اور ایک خود ساختہ اور اختراعی جماعت کے مقابل پر آسمانی جماعت کی خصوصیات بھی سامنے آ جائیں گی۔ وَمَا تَوفِيقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِيِّ العَظِيمِ۔

بنیادِ موازنہ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ موازنہ خود جناب مولانا ابو اللیث صاحب اصلاحی ندوی امیر جماعت اسلامی ہند کی ایک تحریر پر مبنی ہے۔ فھوھذا۔

"جماعت اسلامی نے جس کام کو شروع کیا ہے وہ ہندوستان و پاکستان دونوں جگہ انتہائی مشکل حالات میں۔ اپنوں اور غیروں کی سخت ترین مخالفتوں اور مزاحمتوں کے باوجود قائم و جاری ہے۔ اگر اللہ اور اس کے فرشتوں کی مدد و نصرت شامل حال نہ ہوتی تو یہ پودا کب کا مرجھا چکا ہوتا۔ . . .
. . . . چنانچہ ہمارا اپنا خیال یہی ہے کہ انتہائی مشکل حالات میں اس کام کا جاری رہنا ہی اس کی محبوبیت کا ایک بہت "قرینہ" ہے . . . . . اور اس ایک "قرینہ" کو ہم اپنے اطمینان کے لئے کافی سمجھتے ہیں"

(ماہنامہ زندگی بابت ماہ مئی جون ۱۹۵۸ء)

ادعائے نصرت مولانا موصوف نے اپنی اس تحریر میں جماعت اسلامی کے کام کے قائم و جاری رہنے کو اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی مدد و نصرت قرار دیا ہے۔ آیئے قرآن کریم کی رو سے اس دعوے کو پرکھنے کی کوشش کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِينَ اٰمَنُوا فِي الحَيٰوةِ الدُّنيَا وَيَومَ يَقُومُ الاَشهَادُ

یعنی یقیناً ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد و نصرت اسی زندگی دنیوی میں کرتے ہیں اور یوم اشہاد کو مدد و نصرت کریں گے۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ زندگی دنیوی میں یقینی نصرت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرسلین اور ان کی قائم کردہ جماعتوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ باقی جماعت اسلامی مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے بالصراحت ایسا کوئی دعوےٰ پیش نہیں کیا تھا البتہ مولانا موصوف نے شروع شروع میں چند زاویئے اپنی تحریروں میں ایسے ضرور قائم فرمائے تھے جن سے کھلے طور پر یہ اشتباہ پیدا ہو سکتا تھا کہ مولانا مودودی بالواسطہ اپنی مہدویت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ یہ شبہ زور پکڑتا گیا۔ یہاں تک کہ عوام و خواص کی طرف سے مولانا مودودی سے اس کا اقرار و انکار کرنے کے لئے زور دیا گیا اور مخالفت بھی کچھ تیز ہو گئی۔ اس ساری کارروائی سے مولانا مودودی بری طرح متاثر و مشتعل ہو گئے مولانا موصوف نے اس مسئلہ کو تو یہ کہہ کر ابہام و مغالطہ کا گہرا رنگ دے دیا کہ

"مہدویت دعوے کرنے کی چیز نہیں کر کے دکھا جانے کی چیز ہے"۔

(تجدید و احیائے دین ص ۴۲)

لیکن ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کو ایک خطرناک سزا میں مبتلا کرنے کا فیصلہ بھی کر لیا اور فرمایا:۔

خطرناک سزا "جو حضرات اس قسم کے شبہات کا اظہار کر کے بندگانِ خدا کو جماعت اسلامی کی دعوت حق سے روکنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ میں نے ان کو ایک ایسی خطرناک سزا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے جس سے وہ کسی طرح رہائی حاصل نہ کر سکیں گے۔ اور وہ سزا یہ ہے کہ انشاء اللہ میں ہر قسم کے دعووں سے اپنا دامن بچاتے ہوئے اپنے خدا کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اور پھر دیکھوں گا کہ یہ حضرات خدا کے سامنے اپنے ان شبہات کی عمارت کو بنیاد قرار دے کر لوگوں کو حق سے روکنے کی کیا صفائی پیش کرتے ہیں"۔

(تجدید و احیائے دین ص ۱۷۵)

مولانا مودودی کی اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا موصوف کا ماموریت یا مہدویت کے دعاوی سے انکار کسی حقیقت پر مبنی نہ تھا بلکہ یہ محض جذبۂ انتقام کا ظہور تھا۔ ان حضرات کو "خطرناک سزا" دینے کے لئے۔ جو اس دعوے کے راستہ میں مزاحم تھے۔ جس پر مولانا کے یہ الفاظ "میں نے ان کو ایک ایسی خطرناک سزا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے" شاہد ناطق ہیں۔

لیکن اس کے مقابل پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہایت تحدی کے ساتھ اور غیر مبہم الفاظ میں دعوےٰ پیش کیا اور قرآنی آیات کے مطابق نصرت الٰہی کا مورد و مصداق بھی جا . . . . اپنی جماعت کو قرار دیا۔ حضور فرماتے ہیں

حلفیہ اعلان "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میرے دل کے بھید کو جاننے والا ہے . . . . . کہ میں اس رحیم و کریم خدا کی طرف سے اس گمراہی کے زمانہ میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا

ہے اور اپنی سنت اور قانون قرار دے دیا ہے کہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب آئیں گے پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں لیکن بغیر شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاکر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔"

(انوار الاسلام)

پس قرآن کریم کی آیت کے مطابق حضرت المسیح کا دعوے رسالت کے ساتھ بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا ہے نہ کہ بانی جماعت اسلامی کا۔ اس لئے اللہ تعالے اور فرشتوں کی تائید و نصرت کی مورد و مصداق بھی جماعت احمدیہ ہی ہے مشاہدہ بھی اسی کی تائید کر رہا ہے۔

بیرونی مخالفت

مولانا ابو اللیث صاحب امیر جماعت اسلامی ہند نے غیروں اور اپنوں کی طرف سے جماعت اسلامی کی سخت ترین مخالفت کے باوجود جماعت کے کام کو ہندوستان اور پاکستان میں قائم و جاری رہنے اور اس پودا کے مرجھانہ جانے کو محبوبیت عند اللہ کا مقام دیا ہے۔ لیکن نظر شاہدہ اس امر میں بھی جماعت احمدیہ کو امتیاز عظیم بخشتی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی جس شدت کے ساتھ آج تک مخالفت ہوئی ہے اس کا عشر عشیر بھی جماعت اسلامی پیش نہیں کر سکتی۔ اور اسی طرح ان شدید مخالفتوں کے باوجود مشیت ایزدی نے جس قدر جماعت احمدیہ کو فروغ ترقی اور کامیابی عطا فرمائی ہے اس کا بھی عشر عشیر جماعت اسلامی پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے ماموریت کے بعد نہایت شدت کے ساتھ ہر قابل ذکر مذہب و فرقہ کی طرف سے مخالفت شروع ہو گئی۔ غیر مسلموں میں سے پادری عبد اللہ آتھم، ڈاکٹر مارٹن کلارک، ایلگزنڈر ڈوئی، پنڈت لیکھرام وغیرہم کے نام پیش کئے جا سکتے ہیں جو مذہبی لیڈر ہونے کے علاوہ پبلک پر اپنا رسوخ اثر بھی رکھتے تھے یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر آئے۔ مناظرے اور مباہلے ہوئے اور حضرت اقدس پر قتل کے جھوٹے مقدمات دائر کئے گئے۔ لیکن خدا تعالے نے آپ کو اور آپ کی جماعت کو معجزانہ طور پر ان کے بداثرات سے محفوظ رکھا اور اس قدر تائید و نصرت فرمائی کہ انہی مخالفین کے ہم مذہبوں اور ہم وطنوں میں سے ایک کثیر تعداد جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اسلام میں داخل ہوئی۔ اور اب بھی داخل ہو رہی ہے۔ کیا جماعت اسلامی "غیروں" کی طرف سے ایسی مخالفت اور اس کے بعد غیر مسلموں میں معجزانہ نفوذ کی نظیر جماعت اسلامی کی تاریخ سے پیش کر سکتی ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں!!

اندرونی مخالفت

جماعت احمدیہ جس دن سے عالم وجود میں آئی ہے اس دن سے لے کر آج تک جس شدت کے ساتھ "اپنوں نے" اس الٰہی جماعت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے زور آزمائی کی ہے اور پھر اللہ تعالے نے ہر قدم پر اس جماعت کے لئے ایک نیا اعجاز دکھا کر اس کو بچایا اور بام عروج تک پہنچایا ہے اس کی نظیر بھی جماعت اسلامی پیش نہیں کر سکتی۔

۱۹۵۳ء کا خونی ڈرامہ جو پاکستان کی سرزمین میں کھیلا گیا وہ ابھی دلوں سے محو نہیں ہوا ہوگا۔ جبکہ جماعت اسلامی اور دیگر فرقوں کے علماء نے متحد ہو کر جماعت احمدیہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن یہ ایک زبردست تاریخی شہادت ہے کہ ایسے خطرناک اور غیر موافق حالات میں ایک آسمانی ہاتھ نے جماعت احمدیہ کو بچا کر اس کرۂ ارض پر بسنے والے تمام انسانوں کو ایک زبردست اعجاز دکھایا جس کا اقرار و اعتراف جماعت اسلامی کے ایک اخبار نے ان الفاظ میں کیا کہ:-

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا تھا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلہم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں۔

اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے اور قادیانی اخبارات و رسائل بھی چند دن اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے۔ لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ان کے کام کا یہ حال ہے کہ ایک طرف روس اور امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنسدان ربوہ آتے ہیں (گذشتہ ہفتہ روس اور امریکہ کے دو سائنسدان ربوہ وارد ہوئے) اور دوسری جانب ۱۹۵۳ء کے عظیم ترہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا ۵۷-۱۹۵۶ء کا بجٹ پچیس لاکھ ۲۵۰۰۰۰۰ روپیہ کا ہو"

(المنیر ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

اس "عظیم ترہنگامہ" کے بعد پاکستان میں ایک تحقیقاتی عدالت قائم ہوئی۔ جس نے ۱۹۵۳ء کے فسادات کا تجزیہ کر کے ایک رپورٹ مرتب کی اور جماعت اسلامی اور ان کے ہمنوا علماء کو فاش شکست نصیب ہوئی جس کا اعتراف ماہنامہ "زندگی" نے زیر بحث پرچہ میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

"ناواقف حضرات خصوصاً جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لئے یہ رپورٹ اس قدر گمراہ کن ہے کہ وہ اس کو پڑھنے کے بعد ہرگز اسلام کے متعلق کوئی اچھی رائے قائم نہیں کر سکتے۔"

(زندگی بابت ماہ مئی وجون ۱۹۵۶ء)

سوال یہ ہے کہ اس رپورٹ میں مولانا مودودی "اصلاحی" اور قیم کے انہی بیانات "مسلمان کی تعریف" اور "اسلامی ریاست" جو کہ جماعت اسلامی کا موضوع خاص ہے، وغیرہ کے متعلق موجود ہیں اور ... بھی غیر احمدی عقیدہ رکھتے تھے ایسی صورت میں جماعت کے نزدیک رپورٹ نور علیٰ نور کی مصداق ہونا چاہئے تھی نہ کہ بقول "زندگی" گمراہ کن؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ خود تو اسلام سے کوسوں دور جا چکے ہیں اسلئے باوجود مادی ذرائع رکھنے کے ناکام و نامراد رہتے ہیں اور آخر میں اپنی فتنہ سامانیوں کا الزام اسلام کے سر تھوپ کر "انما نحن مصلحون" کا ڈھونگ رچا کر نکل جاتے ہیں۔ ورنہ اسلام دلائل کے میدان میں ہمیشہ فاتح اور غالب ہوا کرتا ہے اور اب بھی حقیقی اسلام فاتح اور غالب ہو رہا ہے مگر دیکھنے کو چشم بینا چاہیے۔

غیر قانونی جماعت

۱۹۵۳ء کے عظیم تر واقعہ کے بعد جماعت اسلامی پاکستان اور اس کے ہمنوا علماء نے جماعت احمدیہ کی مخالفت کے لئے پھر متحد ہو کر شروع کیا اور اس کے لئے پاکستان میں ۱۹۵۶ء کو نشانہ بنایا گیا۔ جماعت اسلامی نے دوسری جماعتوں سے گٹھ جوڑ کر کے الیکشن میں کامیاب ہونے کے لئے اپنی تیاری مکمل کر لی اور آخر انتخابی منشور شائع کیا جو ہندوستانی اخبارات میں بھی شائع ہوا۔ اس منشور میں یہ عہد کیا گیا کہ جماعت اسلامی کے بر سر اقتدار آتے ہی:-

"(حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا جائے گا۔"

انہی دنوں جماعت اسلامی کے ایک سرگرم ہمدرد فرد اخبار "دعوت" ہاتھ میں لئے ہوئے احمدیہ دار التبلیغ بھاگلپور میں آئے اور بڑے فاخرانہ انداز میں کہنے لگے

"اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس الیکشن کے ساتھ ہی پاکستان جماعت احمدیہ کے افراد سے پاک ہو جائے گا"

خاکسار نے انہیں کہا کہ اس جملے کے جواب میں آپ میرا بھی یہ جملہ نوٹ کر لیں کہ

"ہنوز دلی دور است"

انہی دنوں جماعت اسلامی کے ترجمان خاص ماہنامہ "تجلی" دیوبند نے "پاکستانی انتخاب" کے عنوان سے "تجلی" کا ایک خاص نمبر شائع کرنے کا اعلان فرمایا۔ حالانکہ انتخاب پاکستان میں ہوا اور اس کا خاص نمبر ہندوستان کے ماہنامہ تجلی میں شائع ہوا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستانی انتخاب سے جماعت اسلامی کی بہت زیادہ امیدیں وابستہ تھیں۔ اور یہ ایک عالم بے خودی کا اظہار تھا جو ماہنامہ "تجلی" نے کیا۔ اور انہی دنوں مولانا ابو اللیث صاحب نے جماعت اسلامی کے کام کے ہندوستان و پاکستان میں قائم و جاری رہنے کو "محبوبیت عند اللہ" کا معیار قرار دیا۔ اس سے کچھ پہلے یک بیک جماعت اسلامی کے اخبارات میں جلی حروف سے یہ خبر شائع ہونا شروع ہوئی کہ "ملک شام میں جماعت احمدیہ کو غیر قانونی جماعت قرار دیدیا گیا"

(باقی صفحہ پر)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت پر

احبابِ جماعت کی طرف سے اظہارِ تعزیت

چک ایمرچ کشمیر

مورخہ ۱۲ ۱/۲۹ بروز جمعہ انجمن احمدیہ چک ایمرچ کشمیر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت سیدنا صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سنکر احباب جماعت کو از حد صدمہ پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مقامی جماعت حضرت مرحوم جیسی بزرگ اور واجب الاحترام شخصیت کے انتقال پُر ملال پر گہرے رنج اور صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس صدمہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم کے ہر سہ صاحبزادگان وہمشیرگان سے اظہارِ ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے نیز اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہے کہ مولا کریم حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا کرے۔ بعد از نماز جمعہ سب احباب نے میری اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔

خاکسار راجہ غلام محمد خان
صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچ

رشی نگر و ماندوجن

حضرت صاحبزادہ "لختِ جگر" مسیح الزمان میرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے اندوہناک وغیر متوقع سانحۂ ارتحال پر تمام افراد جماعت احمدیہ رشی نگر و ماندوجن دلی رنج وغم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں ہم اللہ تعالےٰ سے درد مند دلوں سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے مولا کریم تو اپنے مسیح پاک کے اس جگر گوشہ کو جس کی جدائی کا زخم ہمارے دلوں پر اچانک ضرب کاری کی طرح لگ گیا۔ اپنے جوارِ رحمت میں بلند مقام بلند شان بخش دے اور اس نہ بھولنے والی ہستی کی جدائی پر خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام بزرگوں اور جملہ افراد کو صبر جمیل عطا فرما۔

بذریعہ غلام احمد شاہ مبلغ سلسلہ مقیم رشی نگر

رانچی

سیدنا صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر جماعت احمدیہ رانچی دلی رنج وغم اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے قلبی تعزیت پیش کرتی ہے حضرت صاحبزادہ کا وجود آیۃ اللہ تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد پیشگوئیاں آپ کے بابرکت وجود میں پوری ہوئیں۔ حضور علیہ السلام کی موعود اولاد اور مقدس گروہ "پنج تن" کے آپ فرد تھے۔ آپ کی عملی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص دعاؤں اور الہامات کی مصداق تھی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب رضؓ کو اعلیٰ علیین میں اپنے مقدس والدین اور سید ولد آدم حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں جگہ دے۔ اور مقدس اہلِ بیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور تمام جماعت کو اس صدمہ عظیمہ کو برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

بعد نماز جمعہ مقامی جماعت نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی نماز جنازہ ادا کی۔

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ رانچی

کٹک

بہت ہی افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم رضی اللہ عنہ کو اپنے جوارِ رحمت میں بلند ترین مقام عطا فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین اس خبر سے ہر احمدی کا دل مغموم ہے۔ ہم سب تعزیت اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

خاکسار شفیق الدین خان از کٹک

دیودرگ رائچور

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات کی اطلاع ملی۔ ہمارے دلوں کو سخت دھکا لگا۔ اللہ تعالےٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے اس عظیم کمی کو پوری فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

طالب دعا عبد الغنی احمدی

پکوڑ (بہار)

ابھی حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کا داغِ مفارقت تازہ ہی تھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی خبر نے دل کو کاری ضرب لگائی۔ اللہ تعالےٰ آپکو مرحوم ومغفور کو فردوسِ بریں میں اپنے قریب ترین اعلےٰ مقام عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ پکوڑ کے احباب جماعت اس سانحہ سے دلی تعلق محسوس کرتے ہیں۔ ہم سب کی طرف سے دلی ہمدردی قبول ہو۔ ہم سب حضرت مرحوم ومغفور کے لئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ پر قیامت تک اپنی رحمت نازل کرتا رہے۔ آمین یا رب العالمین۔

طالب دعا محمد حنیف بی۔ اے
صدر جماعت احمدیہ پکوڑ

باڑی پورہ (کشمیر)

اخبار بدر مورخہ ۲۶ دسمبر کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ صاحبزادہ صاحب مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر سنکر بڑا صدمہ ہوا۔ کہ ایک بہت بڑی ہستی کی کمی جماعت میں واقع ہوگئی۔ کیونکہ صاحبزادہ صاحب بھی خدا تعالےٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے۔ اور خاصکر اُن کی ذات سے جماعت احمدیہ کو بھی بڑا فائدہ تھا۔ اور ہمارے لئے وہ مشعلِ راہ تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جماعت احمدیہ باڑی پورہ کی طرف سے صاحبزادہ صاحب کے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی تعزیت۔ ہم اس صدمہ میں جملہ خاندان کے ساتھ ہیں۔

خاکسار حکیم میر غلام محمد بڈناشی امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

ہم تمام افراد جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر حیدرآباد دکن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی المناک وفات پر انتہائی رنج وغم وہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جملہ افرادِ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم وغم میں برابر کے شریک ہیں۔ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کو اعلےٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور تمام افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صبر جمیل عطا فرمائے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد معین الدین احمدی پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (دکن)

بھاگلپور

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اچانک وفات کی خبر سنکر خاکسار کو انتہائی رنج وغم ہوا۔ جماعت احمدیہ بھاگلپور نے بھی اس اندوہناک سانحہ پر بہت رنج وغم کے ساتھ مورخہ ۵ جنوری بروز جمعہ جماعت احمدیہ بھاگلپور نے آپ کا نماز جنازہ غائبانہ ادا کیا۔ اور آپ کے بلندی درجات کیلئے دعا کی۔

اللہ تعالےٰ ہم سبھوں کی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر واستقامت آپ کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ڈاکٹر محمد یونس ایم۔ بی۔ بی۔ ایس
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھاگلپور (بہار)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد بزرگوار ایک طویل عرصہ سے آزمائشی دور سے گذر رہے ہیں اور قسم قسم کے تفکرات سے دوچار ہونے کی وجہ سے ان کی صحت پر اثر پڑ رہا ہے اسی طرح والدہ صاحبہ کی صحت بھی خراب رہتی ہے نیز ہم سب بہن بھائی عنقریب مختلف سالانہ امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس لئے احباب جماعت سے والدین کی صحتِ کاملہ عاجلہ اور فراخیٔ رزق اور مشکلات کی دوری اور ہم سب بہن بھائیوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز ہمارے تایا جان خان عزیز محمد خان صاحب آف بہاولپور اور خان سلطان محمد خان صاحب آف خانقاہ کے لئے بھی دعا فرمائی جائے اللہ تعالےٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے سب کی دلی مرادیں پوری فرمائے آمین۔

خاکساران خلیل محمد خان ابن شیخ محمد خان از چنیوٹ و صالح محمد خان متعلم جامعۃ احمدیہ ربوہ

۲۔ میرے بڑے بیٹے عزیز صدیق احمد کو گردن پر پھوڑا ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف رہی اب تو رسے افاقہ ہے بہت کمزور ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ اندور

۳۔ محترم حضرت سید ارادت حسین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب صحابی ہیں آپ چند روز سے بعض دردوں کی وجہ سے زیادہ علیل ہیں۔ اسّی سال کی عمر ہوچکی ہے اور اس وقت صحت گری ہے۔ بزرگانِ سلسلہ درویشان کرام اور احباب جماعت سے حضرت سید صاحب کی اچھی صحت والی زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد الحق مبلغ رانچی

۴۔ خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے بزرگان کرام۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت

جماعت احمدیہ اور جماعت اسلامی

(بقیہ صفحہ ۸)

تحقیق کرنے پر یہ خبر غلط ثابت ہوئی اور جماعت اسلامی کے اخبارات کو بار بار توجہ دلائی گئی کہ وہ اس کی تردید شائع کریں لیکن "مصلحتاً" اس جماعت نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ تب اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور آخر وہ حد جس آسمانی فیصلہ صادر ہوا۔ اور یہ وہ جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودہ کو اکھاڑ پھینکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کو زمین کے چپہ چپہ پر "غیر قانونی جماعت" اور "غیر مسلم اقلیت" دیکھنے کے متمنی تھے وہ خود ہی پاکستان کی سرزمین میں "غیر قانونی جماعت" کے افراد ثابت ہوئے ہیں۔

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

بلکہ ماہنامہ "تجلّی" کو بھی بادل نخواستہ یہ اعلان کرنا پڑا کہ اب جبکہ پاکستان کے انتخاب کا ...ہی کھٹائی میں پڑ گیا تو تجلی کا خاص نمبر ...شائع نہیں ہوگا۔ اور اس طرح مولانا ابو اللیث صاحب کے زیر بحث بیان پر ابھی پانچ ماہ بھی نہ گذرے تھے کہ اس جماعت کا کثیر حصہ بشمول بانی جماعت یک بہ یک ختم ہو گیا۔ اور یہ پودا پاکستان میں مرجھا گیا اور "کب کا مرجھا چکا ہے"۔

قسمت کی خوبی دیکھیے کہ ٹوٹی کہاں کمند

دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

میری مراد پاکستان میں ۱۹۵۸ء کے فوجی انقلاب سے ہے جبکہ پاکستان میں تمام سیاسی جماعتوں کو بشمول جماعت اسلامی غیر قانونی قرار دے دیا گیا اور جماعت احمدیہ روشنی کا مینار بن کر عالم کو منور کرتی رہی اور اسی طرح مولانا ابو اللیث صاحب کے اعلان مبارک پر ابھی چند ماہ بھی نہ گذرے تھے کہ جماعت اسلامی رجعت قہقری کا شکار ہو گئی۔ لیکن اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ابتدائی ایام میں ہی ان پر شوکت الفاظ میں خبر دی تھی کہ:-

پُر شوکت اعلان

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلا دے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر

ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی .... اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(تجلیات الٰہیہ)

یہ خبر غیب اس وقت سنائی گئی جبکہ جماعت احمدیہ کی ابھی بنیاد رکھی جا رہی تھی اور کوئی نہ جانتا تھا کہ ایک گمنام بستی سے اٹھنے والی یہ آواز تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ ایک ہندوستان اور پاکستان ہی کیا آج اس اعلان حق کی گونج یورپ اور ایشیا، افریقہ اور امریکہ کے تمام قابل ذکر ممالک میں سنائی دے رہی ہے جس کا اعتراف جماعت اسلامی کے ایک اخبار نے ان الفاظ میں کیا تھا:-

"قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو وہ تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ بھارت، کشمیر، انڈونیشیا، اسرائیل، جرمن، ہالینڈ، سوئٹزر لینڈ، امریکہ، برطانیہ، دمشق، نائیجیریا، افریقی علاقے اور ریاستوں کی تمام قادیانی جماعتیں مرزا محمود احمد صاحب کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں!"

(المنبر ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

دعوتِ فکر مولانا ابو اللیث صاحب نے زیر بحث عبارت میں جماعت اسلامی کی صداقت کے لئے ایک ہی "قرینہ" قائم فرمایا تھا۔ اور اس ایک ہی قرینہ کو اپنے اطمینان قلب کے لئے کافی خیال فرمایا تھا۔ لیکن آج وہ قرینہ جماعت اسلامی کو جھٹلا کر مفقود ہو گیا البتہ یہی ایک قرینہ بدرجۂ اولیٰ جماعت احمدیہ میں پایا جاتا ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہی "ایک قرینہ" مولانا ابو اللیث صاحب اور اراکین جماعت اسلامی کو دعوت فکر دے رہا ہے۔

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو

یہاں قدرت وہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

وما علینا الا البلاغ۔

خاکسار

عبد الحق فضل مبلغ انچارج صوبہ بہار

۶۲-۱-۱۷

منقولات

ایک سچا طنز

بساون گوڑی (بنگلور) کے اے جے خلیل صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ کے خدمات قرآنی کا ذکر خیر ان صفحات میں عرصہ ہوا آ چکا ہے۔ ان کے ایک تازہ طویل انگریزی خط کا ابتدائی حصہ:-

"میں نے صدق جدید مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۱ء میں آپ کا شذرہ پڑھا۔ واقعی یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ جو لوگ احمدی یا قادیانی نہیں ہیں وہ پیام الٰہی چار دانگ عالم میں تبلیغ کرنے میں بہت ہی کوتاہ ہیں میں کوئی ۱۶ برس سے اس فرض سے فراموشی کا کفارہ ادا کرنے میں کلام الٰہی کا ترجمہ عالمی زبانوں میں کرنے اور اس کی طبع و اشاعت میں معروف ہوں۔ لیکن خود میرے اوپر قادیانیت کا الزام کا الزام لگا۔ اور ثبوت میں یہی واقعہ پیش ہوا کہ یہ قرآنی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ اس لئے یہ کام تو بس قادیانی ہی کرتے رہتے ہیں۔"

مبارک ہے وہ دین کا خادم جو تبلیغ و اشاعت قرآن کے جرم میں قادیانی یا احمدی قرار پائے۔ اور قابل رشک ہے وہ احمدی یا قادیانی کا تمغہ، اسے گویا مذہبی خدمت قرآن یا قرآنی ترجموں کی طبع و اشاعت کو سمجھ ہی لیا جائے! —— اسی مسیحی صدی کے شروع میں ایک اچھے دینی اہل قلم مولوی احسان اللہ عباسی جو یا کوئی ٹھ تم گورکھپوری ایڈووکیٹ تھے انہوں نے اپنی آپ بیتی یوں سنائی ہے کہ ایک بار میرا جانا ضلع اعظم گڑھ ہوا، دن نکل چکا تھا۔ قصبہ کے گشت کو ایک ہندو دلال کے ساتھ نکلا۔ مسلمان اب اس وقت اٹھ کر منہ ہاتھ دھو رہے تھے۔ ان کے مکانات بڑے گندے تھے۔ گندگی سے مجھے بیزار دیکھ کر دلال نے کہا کہ حضور یہ مسلمان ایسے ہی گندے ہوتے ہیں! —— گویا یہ مصنف مرحوم چونکہ گندگی سے بیزار اور صفائی پسند تھے، الزام آیا کہ یہ غیر مسلم یا ہندو ہوں خلیل صاحب کو جو کچھ پیش آیا یہ ہماری بے عملی اور قرآن مجید کی طرف سے بے اتفاتی پر کیسا سچا طنز ہے!

(صدق جدید ۱۱/۶۱ ۲۲)

سے اسلام

عربی بطور ام الالسنہ

صدق جدید (شمارہ ۵ نومبر ص ۷) میں "قرآن اور اس کے مخاطبین" کے عنوان سے کسی صاحب کا مراسلہ اور آپ کی طرف سے اس کا جواب شائع ہوئے ہیں۔ مکتوب نگار نے سوال کیا ہے۔

"جب قرآن سارے جہان کے لئے ہے۔ تو صرف عربی میں کیوں؟ عہد نبوی میں بہت سی ترقی یافتہ زبانیں تھیں"۔

آپ کو ضرور معلوم ہوگا کہ بانی احمدیت مرزا غلام احمد قادیانی مرحوم نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ اور خاص اس موضوع پر انہوں نے ایک کتاب بھی (منن الرحمٰن) لکھی تھی (اگر کسی اور نے ان سے پہلے یہ نظریہ پیش کیا ہے، تو یہ میرے علم میں نہیں)

قرآن کا دعویٰ ہے کہ خدا نے ہر ایک نبی پر وحی اس قوم کی زبان میں نازل کی جس کی طرف وہ مبعوث کئے گئے تھے (بلسان قومہ) چونکہ شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے (کافۃ للناس) اس لئے اصولاً ان کی وحی (قرآن) بھی دنیا کی تمام زبانوں میں ہونا چاہیئے تھی۔ لیکن بالبداہت عملاً یہ ممکن نہیں تھا کہ قرآن ساری دنیا کی زبانوں میں نازل ہوتا۔ لہٰذا اس کے لئے وہ زبان اختیار کی گئی جو ان تمام زبانوں کی اساس اور ام تھی یعنی عربی گویا قرآن کی زبان عربی ہونا ثبوت ہے اس بات کا کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ اسی سلسلے میں ایک اور بات بھی عرض کر دوں کہ جب یہ معلوم ہے کہ ہر ایک نبی کی وحی ان کے مخاطب کی زبان میں ہوا کرتی ہے۔ تو اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس دعوے کو قرآن کی حد تک بھی ٹھیک کر دکھائیں کہ ان کی مخاطب ساری دنیا ہے۔ یہ دو طرح ممکن ہے۔ اول قرآن کے تراجم دنیا کی تمام زبانوں میں ہوں۔ دوسرے یہ کہ عربی کی تعلیم و رواج اس حد تک وسیع ہو کہ یہ اگر جملہ ممالک کی بول چال کی نہیں تو کم از کم تعلیم کی حد تک سب کی زبان بن جائے۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم وما علینا الا البلاغ۔ والسلام والاکرام۔

خاکسار مالک رام ایم۔ اے

از سفارت خانہ ہند برسلز ملک بلجیم)

صدق

منن الرحمٰن خود دیکھنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ مگر اس کی شہرت اپنے ڈکھن میں کان میں پڑ چکی ہے۔ ام الالسنہ کے عنوان سے غالباً خواجہ کمال الدین نے بھی کوئی کتاب لکھی ہے۔ اور مولانا سلیمان اشرف کی المبین میں بھی کچھ ذکر اس کا موجود ہے۔

(صدق جدید ۱۲/۶۱ ۲۹)

نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں

عہدیداران و احباب جماعت توجہ فرمائیں

۱۹۶۱ء کا سال ختم ہو چکا ہے اور یکم جنوری ۱۹۶۲ء سے نیا سال شروع ہو چکا ہے اگرچہ ۱۹۶۱ء میں مجموعی طور پر چندہ جات کی آمد گذشتہ سال کی آمد سے بفضلہ تعالیٰ زیادہ تھی اور امید افزا ہے۔ لیکن ہندوستان کی متعدد جماعتوں اور افراد کے ذمہ سالہائے سابقہ کے بقایا اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے کثیر رقوم تا حال قابل ادا ہیں۔ خصوصاً موصی احباب کی طرف سے حصہ آمد کی وصولی کا جس حد تک تعلق ہے اس کی پوزیشن معیار کے مطابق نہیں۔ نیز متعدد جماعتوں کے اور بہت سے افراد کے ذمہ لازمی چندوں کی کثیر رقوم بقایا چلی آرہی ہیں۔ اور باوجود متعدد بار توجہ دلانے کے بعض احباب اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کر رہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اپنی جانیں، اموال، اولاد اور عزتوں کو خدا تعالیٰ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے قربان کر دیا تھا جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس رنگ میں دیا کہ وہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے معزز خطاب سے نوازے گئے۔ اور دنیاوی لحاظ سے بھی انہیں اور ان کی نسلوں کو صدیوں تک دنیا کا مالک بنا دیا۔ اسی طرح آج بھی ہماری جماعت میں سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ کہ ایسے احمدی احباب جن کو محض دین کی راہ میں اپنی جانیں و اموال و اولاد و عزت اور وطن کی قربانی دینا پڑی نہ صرف قیامت تک کے لئے تاریخ احمدیت کا سنہری باب ہے بلکہ وہ جو صحابہ کی طرح نان شبینہ کے محتاج تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی اولادوں کو دنیاوی لحاظ سے بھی معزز اور ممتاز حیثیتیں عطا فرمائی ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ دین کی خدمت اور قربانیوں کے مواقع اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو یقیناً دوبارہ جذب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور یہ مواقع آج صرف ہم احمدیوں کو ہی حاصل ہیں۔ باقی تمام دنیا اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہے۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہے وہ احمدی جس کو دین و دنیا کی لازوال دولتوں کے پانے کی راہ دکھائی گئی ہے۔ اور وہ اس راہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

مزید فرمایا کہ:-

"اگر تم خدا کے لئے تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا تعالیٰ کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

مزید فرمایا کہ ؎

نہ بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

ترجمہ:- خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا اگر ہمت کی جائے تو خدا تعالیٰ خود مددگار بن جاتا ہے

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ جات کے لئے احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو دیکھو۔ کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنے تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی۔ جس کے متعلق تمہارا فرض ہو گا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو تاکہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ بھیجے جاسکیں اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہو گی۔ مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں۔"

پھر بقایاداران اور بے شرح افراد کی اصلاح کے لئے عہدیداران جماعت کو ہدایت فرمائی کہ

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ میں کمی کا بڑا دخل ان نادہندگان کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایاؤں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت سے بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام افراد اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہوسکیں۔"

مزید فرمایا کہ

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات زیادہ ہیں یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

زکوٰۃ کے متعلق فرمایا:-

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف بار بار قرآن کریم میں توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کما رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں ہے۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا اور اگر وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے اور پوری دیانتداری کے ساتھ کرتا لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے خدا تعالیٰ کے احکام کے تابع نہیں۔"

اب احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان اور عہدیداران کرام دیکھیں کہ کیا ہماری مالی قربانیاں مندرجہ بالا معیار پر پوری اترتی ہیں۔ کیا ہمارے جملہ بقایاداران نادہندہ بے شرح اور صاحب نصاب افراد کی اصلاح ہو گئی ہے۔ اگر نہیں تو پھر تازہ عہد کیجئے ہم عہد کریں اور اپنے عمل سے اس معیار پر پہنچیں جو ہمارے لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے والوں میں سے ہوں اور ہمارا نیا سال ۱۹۶۲ء ہمارے اخلاص و قربانی و ایثار میں ترقی اور خدا تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ فضلوں کو ہم پر لانے کا باعث ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے تو ضرور پورے ہوں گے اللہ کرے کہ ان وعدوں کے پورا ہونے میں ہمارا بھی حصہ ہو کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ؎

بہ سعت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

جملہ احباب جماعت، عہدیداران کرام اور مبلغین حضرات جماعت کو مالی قربانی کے اعلیٰ معیار پر پہنچانے کے لئے ابھی سے جدوجہد شروع فرمائیں۔ تاکہ ہمارا قدم اس جہت سے بھی ہر روز آگے بڑھتا چلا جائے۔ تا آنکہ ہمارا شمار بھی ان خوش قسمت بندوں میں ہو جائے جن کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہ پر چل کر زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

نئی دہلی ۲۷ رجنوری۔ کل راجدھانی میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ بارہویں یوم جمہوریت کی تقریبات منائی گئیں۔ رات بھر کی بارش اور صبح کی بوندا باندی سے خدشہ تھا کہ شاید یوم جمہوریت کی پریڈ نہ ہوسکے گی اور تمام پروگرام منسوخ ہوجائیں گے۔ لیکن یوم جمہوریت کے پروگرام میں کوئی فرق نہ آیا۔

فوجی پریڈ کی سلامی نائب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر رادھا کرشنن نے لی۔ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد آنکھ کی خرابی کی بنا پر تشریف نہیں لا سکے۔ فوجی پریڈ کے دیکھنے والوں میں معزز مہمان متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر فیلڈ مارشل عبد الحکیم عامر بھی موجود تھے۔

اگرچہ بارش اور بوندا باندی کی بنا پر دیگر برسوں کے برابر اجتماع نہیں تھا لیکن اس کے باوجود اندازہ ہے کہ دس لاکھ اشخاص نے فوجی پریڈ دیکھی۔ پورا پروگرام ٹیلی ویژن کے ساتھ نشر کیا گیا۔

ملک کے دوسرے حصوں میں بھی بڑی دھوم دھام سے جمہوریت کی تقریبات منائی گئیں۔

نئی دہلی ۲۱ رجنوری۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے صدر کینیڈی کو ایک خط لکھا ہے جس میں انہوں نے ہندوستان کے اس سٹینڈ کا اعادہ کیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان براہ راست گفت و شنید سے حل کیا جانا چاہیئے۔ معلوم ہوا ہے کہ پردھان منتری نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ میں کسی تیسری پارٹی کی مداخلت چاہے وہ کسی بھی شکل میں ہو۔ ہندوستان کو منظور نہیں ہوگی۔ پنڈت نہرو صدر کینیڈی کے اس خط کا جواب دے رہے تھے جس میں صدر کینیڈی نے کشمیر کے مسئلہ کے لئے عالمی بنک کے پریذیڈنٹ مسٹر یوجین بلیک کی خدمات پیش کی تھیں۔

شمالی ربوبی) ۲۹ رجنوری۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے یہاں ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت اپنی غریبی اور افلاس سے سخت محنت کی بدولت ہی نجات پا سکتا ہے۔ ستاروں کی جانب دیکھنے سے نہیں۔ آپ اشٹ گرہی یوگ کو دی گئی اہمیت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ غریبی کا علاج سخت محنت ہے۔ یہ نہ ستاروں کی جانب دیکھنے سے ختم ہو سکتی ہے۔ نہ منتروں کے اُچارن سے۔ بس سمجھ اور شعور کے ساتھ کی گئی سخت محنت سے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ کواپریٹو کھیتی باڑی ہی زراعت کی خاطر خواہ ترقی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ جیسا کہ دوسرے ممالک میں ہوا ہے اس پبلک جلسہ میں ایک لاکھ سے زائد اشخاص موجود تھے۔

نئی دہلی ۲۱ رجنوری۔ یو۔پی کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر سمپورنانند جو علم جیوتش کے قائل ہیں نے پنڈت نہرو کو پرائیویٹ چٹھی لکھی ہے کہ ۲ فروری سے ۱۰ فروری تک آپ خاص طور پر محتاط رہیں۔ کیونکہ اس ہفتہ میں آپ پر کوئی آفت آسکتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت جی نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اس پر ڈاکٹر سمپورنانند نے اپنی چٹھی کا مضمون اخبارات کو دے دیا ہے۔

یاد رہے کہ کچھ عرصہ سے جیوتش خبردار کر رہے ہیں کہ ان تاریخوں میں آٹھ ایسے گرہ دسیارے اکٹھے ہو رہے ہیں جن کا دنیا پر نہایت خراب اثر ہوگا۔

(ملخص از پرتاپ جالندھر ۲۲ ۱۰)

نئی دہلی ۲۱ رجنوری۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد کے قریبی حلقوں کے مطابق راشٹرپتی ۱۲ مئی کو ریٹائر ہونے کے بعد سابر متی سیوا گرام اور صداقت میں کسی سے ایک آشرم میں قیام کریں گے۔

ریٹائر ہونے کے بعد وہ ہندی میں اپنی سوانح حیات آتم کتھا لکھا کریں گے۔

قادیان مورخہ ۲۸ رجنوری ۔ آج منڈل کانگرس کمیٹی کی طرف سے زیر صدارت سیٹھ بانکے لال صاحب پریذیڈنٹ منڈل کانگرس کمیٹی قادیان انتخابی مہم کو تیز کرنے کے لئے غلہ منڈی میں جلسہ ہوا۔ جس میں گیانی لابھ سنگھ صاحب فخر چوہدری رام سنگھ صاحب دت، سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ۔ لالہ کندن لال لانبا صدر بیوپار منڈل بٹالہ نے تقاریر کیں۔ جن میں کانگرس اور حکومت کی کارگزاریوں اور فرقہ داری سے بالا پالیسی پر روشنی ڈالی۔ اور پنڈت موہن لال صاحب کانگریسی نمائندہ کے حق میں ووٹ دینے کی تحریک کی جلسہ سے پہلے چوہدری رام سنگھ صاحب دت، سردار چنن سنگھ صاحب اور سیٹھ بانکے لال صاحب صدر کانگرس کو جماعت کی طرف سے چائے پر مدعو کیا گیا۔

کانگریس کے جلسہ کے مقابل پر کمیونسٹ پارٹی نے بھی ایک ڈرامہ کیا۔ جو اکالی منڈی میں دکھایا گیا۔

(نامہ نگار)

نئی دہلی ۲۷ رجنوری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کا ایک صنعتی وفد وزیر صنعت مسٹر عزیز صدقی کی قیادت میں کل نئی دہلی پہنچ رہا ہے اراکین وفد اور دوسرے

منارۃ المسیح کی سفیدی کے لئے معلومات درکار ہیں

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ قادیان

منارۃ المسیح کا شمال مشرقی حصہ جو بالعموم سورج کے سامنے نہیں آتا بارشوں کے سبب اس حصہ کی سفیدی کم ہو گئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنے والے بیرونجات کے احباب نے اس کو خاص طور پر محسوس کیا ہے اسلئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ سارے منارہ کے بیرونی حصہ کو سنگ مرمر کی پختہ سفیدی کرا دی جائے سر دست احباب جماعت سے صرف اس قدر درخواست ہے کہ وہ اپنے یہاں کسی ایسی فرم یا اس کام کے ماہر کاریگروں کا پتہ دیں جن سے یہ کام بطریق احسن کروایا جاسکے۔ ملک کے بڑے شہروں کلکتہ، بمبئی، حیدر آباد وغیرہا کے احباب خاص طور پر میرے مخاطب ہیں وہ ایسے کاریگروں سے دریافت کرکے جلد اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

بعض احباب جانتے ہیں کہ منارۃ المسیح کی چار منزلیں ہیں جن کی اونچائی قریباً ۱۲۰ فٹ ہے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ایڈیشنل ناظر تعلیم و تربیت قادیان